هو الذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله

امام عدل وحریت خلیفہ راشد

امیر المؤمنین داماد علیؓ فاتح عرب و عجم

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اِسلامی تاریخ کی اُولوالعزم عبقری شخصیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی قریبی رفیق، خلافت اِسلامیہ کے

تاجدارِ ثانی قیصر و کسریٰ کے فاتح حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کے حالاتِ زندگی پر مشتمل انتہائی

مختصر مگر جامع مجموعہ .....

تالیف

علامہ ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

ادارہ اشاعت المعارف

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب .... حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

مصنف .... علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ

تعداد 1100/

سنِ اشاعت جون2011ء

ہدیہ ....

ناشر .... ادارہ اشاعت المعارف نزد جامعہ عمر فاروق اسلامیہ راوی محلّہ سمندری فیصل آباد

0300-6661452

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام عدل وحریت، امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین

امیر المومنین، خلیفہ دوم

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

نام: عمر بن خطاب

لقب: فاروق

کنیت: ابو حفص

نسب: نویں پشت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔

ولادت: واقعہ فیل کے 13 برس بعد۔

قبول اسلام: نبوت کے چھٹے سال 33 برس کی عمر میں اسلام لائے۔

وجاہت: رنگ سفید مائل بہ سرخی، رخساروں پر گوشت کم، قد مبارک دراز۔

قرابت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم:

آپ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ دور خلافت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے آپ رضی اللہ عنہ کا نکاح ہوا جن سے زید بن عمر اور رقیہ بنت عمر پیدا ہوئے۔

(مستدرک حاکم ص 153 ج 3 / سنن البیہقی الکبریٰ ص 64 ج 7 / کنز العمال ص 98 ج 7 / طبقات ابن سعد ص 340 ج 8 / کتاب نسب قریش ص 41 مطبوعہ مصر / فروع کافی ص 311 ج 2)

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ رضی اللہ عنہ کی خدمات:

مکہ میں سات سال، دور مدینہ میں دس سال آپ ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہے۔ ستائیس غزوات نبوی میں کسی موقع پر غیر حاضر نہ ہوئے۔ خانہ کعبہ میں سب سے پہلے اسلام کا نام آپ رضی اللہ عنہ ہی نے بلند کیا۔

(سیرت ابن ہشام ص 318 ج 1 بیروت / سیرت مصطفیٰ ص 262 ج 1 / طبقات ابن سعد ص 194 ج 3)

Scanned with CamScanner

مختصر فضائل و مناقب

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق قرآن کریم کی 27 آیات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے پر نازل ہوئیں۔ "لیظھرہ علی الدین کلہ" اور "آلم غلبت الروم" ایسی بے شمار آیات کی پیش گوئیاں آپ رضی اللہ عنہ کے عہد میں پوری ہوئیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① جس راستے سے عمر رضی اللہ عنہ گزرتا ہے شیطان وہ راستہ چھوڑ دیتا ہے۔

(صحیح بخاری ص520 ج1 / مشکوٰۃ ص557 ج2 / صحیح مسلم ص276 ج2)

② جنت میں عمر رضی اللہ عنہ کا لقب بڑا محل ہے۔

(صحیح بخاری ص520 ج1 / صحیح مسلم ص276 ج2)

③ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر خدا نے حق کو جاری کر دیا ہے۔

(ترمذی ص209 ج2 / صحیح ابن حبان ص312 ج15)

④ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرنا۔

(مشکوٰۃ ص578 ج2)

⑤ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتا۔

(ترمذی ص209 ج2 / مشکوٰۃ ص557 ج2)

⑥ میرے بعد آسمانوں پر دو وزیر ہیں جبرائیل و میکائیل اور زمین پر دو وزیر ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ۔

(ترمذی ص209 ج2 / کنز العمال ص256 ج11)

⑦ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر جا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تینوں قیامت میں اسی طرح اٹھیں گے۔

(ترمذی ص209 ج2)

Scanned with CamScanner

خلافت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر ایک نظر

☆............حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد دس سال چھ ماہ دس دن تک 22 لاکھ مربع میل زمین پر اسلامی خلافت قائم کی۔

☆............آپ رضی اللہ عنہ کے دور میں 3600 علاقے فتح ہوئے۔

☆............آپ رضی اللہ عنہ کے دور میں 900 جامع مساجد اور 4000 عام مسجدیں تعمیر ہوئیں۔

☆............قیصر وکسریٰ دنیا کی دو بڑی سلطنتوں کا خاتمہ آپ رضی اللہ عنہ ہی کے دور میں ہوا۔

☆............آپ رضی اللہ عنہ کے عہد میں عدالت کے ایسے بے مثال فیصلے چشم فلک نے دیکھے جن کا چرچا چاردانگ عالم پھیل گیا۔

☆............فتوحات عراق، ایران، روم، ترکستان اور دیگر بلاد عجم پر اسلامی عدل کا پرچم لہرانا سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا بے مثال کارنامہ ہے۔

☆............حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زریں اور درخشندہ عہد پر کئی غیر مسلم بھی آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکے۔

☆............حقیقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آفاقی دین کو تعمیر وترقی کے اوج ثریا پر پہنچانے اور دنیا بھر میں اسلام کی سطوت وشوکت کا سکہ بٹھانے کا سہرا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سر ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اہم خصوصیت

(1) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"علم کے دس حصوں میں سے ایک حصہ ساری امت کو دیا گیا ہے اور نو حصے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیئے گئے ہیں"۔ (تاریخ الخلفاء ص95 قدیمی کراچی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس شہادت کو آپ محض ستائش آرائی نہ سمجھیں بلکہ ایک نظر تاریخی شواہد پر بھی ڈال لیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قصایا (فیصلے) آپ کے مجتہدات، محکم اصول پر مبنی

Scanned with CamScanner

مضبوط نظریات اور آپ رضی اللہ عنہ کے شرعی و انتظامی تفردات کو ابواب وفصول کے تحت جمع کرنے کی کوشش کی جائے تو عمر رضی اللہ عنہ کے نام سے ایک دو نہیں، متعدد ضخیم مجلدات تیار ہو جائیں۔ فقہ کا معمولی طالب علم بھی آپ رضی اللہ عنہ کے فیصلے اور احکام کا مطالعہ کر کے ان کی گہرائی، گیرائی، ندرت و پنہائی پر حیران رہ جاتا ہے۔

(2) امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ فرمائیں، فرماتے ہیں:

''جب صالحین کا ذکر کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ضرور یاد کرلو''۔

(طبقات ابن سعد ص149 ج3/ تاریخ الخلفاء ص94)

اس فرمان کی سب سے بڑی اہمیت تو یہی ہے کہ یہ ایسے گرامی مرتبت انسان کی طرف منسوب ہے جو فضائل و مناقب اور مکارم و محاسن میں خود بھی جلیل القدر مقام رکھتا ہے۔ دوسرے اس میں جامعیت بہت ہی زائد ہے۔ مقام مدحت میں صالحین کا لفظ اختیار کرنے میں عظیم فائدہ یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے سارے کمالات کی طرف ایک جامع اور لطیف اشارہ ہو جاتا ہے۔

(3) امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

'اللہ عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کو روشن کرے جنہوں نے تراویح کی جماعت کا نظم قائم کر کے مساجد کو مزین کر دیا ہے''۔ (قیام اللیل للمروزی ص150/ تاریخ الخلفاء ص97)

(4) سیدنا حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''میں اس شخص سے سخت بیزار ہوں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھلائی سے یاد نہ کرے''۔ (سیرت عمر بن الخطاب لابن الجوزی ص32/ کتاب السنۃ)

(5) حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے ایک سلسلہ گفتگو میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ:

''ہر نیک کام میں آپ کی کوشش انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی اور آپ ہر کام نہایت عمدگی اور بہتری کے ساتھ کرتے تھے، یہاں تک کہ اسی روش پر آپ کا انتقال ہوا''۔

Scanned with CamScanner

یہ ایک ایسے عینی شاہد کی شہادت ہے۔ جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بہت قریب سے دیکھا تھا۔ الفاظ پر غور کر لیجئے اور پھر دیکھئے کہ "کان اجدو اجود" سے بڑھ کر آپ کا مکمل سراپائے علم و عمل اور کیا ہو سکتا تھا۔

یہی علم کی جامعیت اور عمل کی پختگی تھی جس نے آپ کو محبوب خلائق بنا دیا۔ عوام کو اپنے حکمران سے شکایات اس وقت ہوتی ہیں۔ جب ان کے جائز حقوق و مطالبات پورے نہ کئے جائیں۔ لیکن زمانہ خلافت فاروقی میں اس قسم کی شکایات کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔ ان کے مبارک دور میں وسعت حکومت کے باوجود ہر حق دار کو اس کا حق پہنچ رہا تھا۔ اس لئے آپ سے ڈرنے والے وہی چند افراد ہو سکتے ہیں جن کو اپنی کسی کوتاہی کی وجہ سے مواخذہ اور احتساب کا ڈر ہو۔ ورنہ جمہور مسلمان تو آپ سے دلی محبت ہی رکھتے تھے۔

6 حسب قول امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اور تمام امت کا یہ ایمانی و قلبی فیصلہ ہے کہ:۔

"جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہو اس کے متعلق یہ گمان بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ حضرت صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے محبت نہ رکھے اور ان کی شان میں گستاخی کرے"۔

ان سب سے بڑھ کر لائق توجہ خود حضور خاتم الرسل ہادی السبل فخر کونین رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ذرا غور فرمائیں اور صورۃ واقعہ ملاحظہ کریں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"اے عمر رضی اللہ عنہ! کیا آپ مجھے اس لقب سے یاد کرتے ہیں حالانکہ میں نے خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر کسی آدمی پر کبھی سورج طلوع نہیں ہوا"۔ (مشکوٰۃ ص 557، 558)

سبحان اللہ! زبان رسالت مآب سے خیر الامت ہی کا نہیں خیر الناس کا لقب مل رہا ہے۔

اللہ اکبر! اس سے بڑھ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان اور کیا ہو گی۔

Scanned with CamScanner

بات جب ارشاد نبوی کی آ گئی ہے تو آیئے مزید معلومات حاصل کر لیں!

کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ارشادات عالیہ مطالعہ میں لے آئیں تا کہ اس بات کے سمجھنے میں پوری آسانی ہو جائے کہ استاد کی بابرکت نظروں میں شاگردوں کی مزید حیثیت کیا ہے؟

یاد رکھئے کہ استاد وہ ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے۔

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست
کتب خانہ چند ملت بشست

اور شاگرد وہ ہے جو مشیت الٰہی اور انتخاب خداوندی کے تحت چالیسویں نمبر پر داخل درس اور شامل جماعت ہوا ہے۔

یاد رکھیے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت چالیس سال ہی میں ملتی ہے۔ انسانی عقل کو کمال بھی چالیس سالہ ہونے پر ہی ملتا ہے۔ اسلامیوں بلکہ قدسیوں کی جو جماعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ تشکیل و تربیت پا رہی تھی اس کی پختگی اور عزت کے لئے بھی بنیادی پتھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بنایا گیا ہے کہ آپ چالیسویں نمبر پر اسلام لائے۔ دراصل آپ ہی کے اسلام لانے پر یہ جماعت پورے طور پر جماعت بنی اب دیکھئے کہ اس شاگرد نے استاد کی بارگاہ میں کیا مقام حاصل کیا اس کا جواب ذیل کی سطور میں ملے گا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

آقائے نامدار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(1) ''لاریب اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان و دل پر حق کو جاری و ساری کر دیا''۔

(ترمذی ص557 ج2/ ابی داؤد ص138 ج3 بیروت)

ایک واقعہ کے ذیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

② ''میں دیکھ رہا ہوں کہ جناتی اور انسانی شیاطین عمر رضی اللہ عنہ سے بھاگتے ہیں''۔

(کنز العمال ص263 ج11 / ترمذی ص557 ج2)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ایک خواب بیان فرماتے ہیں'' اور اس بات کو پہلے ہی ملحوظ رکھیں کہ حسب تصریح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پیغمبروں کا خواب وحی ہوتا ہے''۔

③ ''میں نے جنت میں سونے کا ایک محل دیکھا، میں نے پوچھا کس کا محل ہے؟ تو جواب دیا گیا کہ عمر بن خطاب کا''۔

ایک مرتبہ فخر موجودات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہارے سامنے جنت والوں میں سے ایک آدمی ظاہر ہوا چاہتا ہے۔ اس فرمان کے بعد متصلاً ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا:

④ ''اہل جنت میں سے ایک اور شخص ابھی ابھی آنے والا ہے اور اس فرمانے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے''۔ (ترمذی ص557 ج2)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیش آمدہ صورت حال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بات برملا طور پر فرمائی۔

⑤ ''(اے عمر رضی اللہ عنہ) جس راستے پر تم چل رہے ہو گے اس پر تمہیں شیطان چلتا ہوا کبھی نہیں ملے گا۔ وہ مجبور ہو گا کہ اپنا راستہ بدل کر دوسرا راستہ اختیار کرے''۔

(صحیح بخاری ص520 ج1 / صحیح مسلم ص276 ج2)

ایک مرتبہ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جبل اُحد پر تشریف لے گئے، اس موقعہ پر پہاڑ میں کچھ حرکت سی پیدا ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

⑥ ''اے اُحد! ٹھہر جا! اس لئے کہ اس وقت تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں''۔

(ابی داؤد ص255 ج12 بیروت / دار قطنی ص196 ج4 / صحیح بخاری ص519 ج1)

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی (غالباً) منا کی سیر کا ذکر فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا وہاں ایک محل دیکھا میں نے اس کی خوبصورت کے پیش نظر پوچھا کہ یہ

Scanned with CamScanner

محل کس کا ہے؟ جواب عرض کیا گیا: کہ عمر بن الخطاب h کا۔ حضور w فرماتے ہیں کہ:

(7) ''میرا جی چاہا کہ اس محل کے اندر داخل ہو جاؤں مگر اے عمر رضی اللہ عنہ مجھے تیری غیرت یاد آ گئی اس لئے میں اس کے اندر نہیں گیا''۔

یہ سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر میرے ماں باپ قربان! کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا؟ (صحیح بخاری ص520 ج1 / صحیح مسلم ص276 ج2)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات مبارکہ کی روشنی میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی جو رفعت مقام اور جلالت مرتبت ظاہر ہے۔ اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ ضرورت تھی کہ ہر ہر ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر تفصیلی بحث ہوتی، لیکن وقت کی گنجائش کے مطابق جو کچھ تحریر کر دیا ہے حصول ثواب اور خیر وبرکت کے لئے یہی کافی ہے۔

(از خلفاء راشدین ص303۔ پروفیسر ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا عمر بن الخطاب، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عم محترم حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ: تمہارا اسلام لانا مجھے اپنے باپ خطاب کے اسلام لانے سے زیادہ محبوب ہے۔ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے اسلام لانے سے جس قدر خوشی ہوئی ہے، بس میرے لئے وہ خوشی ہے۔ میں اپنی خوشی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی پر قربان کر دیتا ہوں۔

(تاریخ الخلفاء ص90 / مدارج النبوۃ)

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ اس لئے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، کہ آپ کو یہ بات پسند ہے، کہ تم اسلام میں سبقت کرو۔ (سیرت مصطفی ص263 ج1)

تاریخ بتلاتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی محبت بڑھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ یاد آ جاتا

Scanned with CamScanner

تو آپ رونے لگتے اور روتے روتے بے ہوش ہو جاتے۔ (طبقات ابن سعد ص 350 ج 8)

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ رات کو حفاظتی گشت فرما رہے تھے، کہ ایک گھر میں چراغ کی روشنی محسوس ہوئی اور ایک بڑھیا کی آواز کان میں پڑی جو اون کو دھنتی ہوئی چند اشعار پڑھ رہی تھی، جن کا ترجمہ یہ ہے کہ:

"محمد ﷺ پر نیکیوں کا درود پہنچے اور پاک وصاف لوگوں کی طرف سے جو برگزیدہ ہوں، ان کا درود پہنچے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ راتوں کو عبادت کرنے والے تھے اور اخیر راتوں کو رونے والے تھے۔ کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ میں اور میرا محبوب کبھی اکٹھے ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ اس لئے کہ موت مختلف حالتوں میں آتی ہے، نہ معلوم میری موت کس حالت میں آئے اور حضور ﷺ سے مرنے کے بعد ملنا ہو سکے یا نہ ہو سکے"۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان اشعار کو سن کر رونے بیٹھ گئے۔ (اسد الغابہ ص 150 ج 1)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت کی ایک ادنیٰ جھلک یہ بھی دیکھئے کہ اپنی اس بہادری کے باوجود حضور ﷺ کی وصال کی حالت کا تحمل نہ فرما سکے۔ سخت حیرانی و پریشانی کے عالم میں تلوار ہاتھ میں لے کر کھڑے ہو گئے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ آنحضرت ﷺ کا انتقال ہو گیا ہے تو اس کی گردن اڑا دوں گا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیں گے۔ جو حضور ﷺ کے انتقال کی جھوٹی خبر اڑا رہے ہیں۔ تب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس وقت نہایت ہی استقلال کا ثبوت دیتے ہوئے بات واضح فرمائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لرز گئے اور آنکھوں میں آنسو بھر لاتے ہیں اور آپ کی حالت ایسی ہو جاتی ہے جیسے بے ہوشی کی حالت ہوتی ہے اور گویا یوں فرمایا:

نعم سری طیف من اھوی فارقنی
والحب یعترض اللذات بالالم

ہاں مجھے محبوب کا آیا خیال آنکھیں ہیں تر
عشق لذت پر الم کا ڈال دیتا ہے اثر

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عدل و حریت کا مہر منیر

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اسلام میں اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ آپؓ کے کارناموں سے تاریخ اسلام کا چہرہ روشن ہے، آپ کی درخشندہ تاریخ سے 1400 سال جگمگ نظر آرہے ہیں۔ عدل وانصاف کے باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کوئی ثانی نہیں ان کے عالی اطوار، شاندار کردار اور قابل رشک اسوہ حسنہ سے غیر مسلم بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تائید میں 27 قرآنی آیات نازل ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں 40 سے زائد احادیث رسول موجود ہیں آپ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ اور مسلمانوں کی ماں ہونے کا شرف حاصل ہے۔ خود آپ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے 63 سال کی عمر پائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دس سال چھ ماہ دس دن تک 22 لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مثالی دور حکومت

اسلام کا دامن اور عہد مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن درخشندہ اور اولوالعزم کرداروں سے آراستہ ہے۔ ان میں خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا نام مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا عدل وانصاف، رعایا پروری، خدا ترسی اور طرز حکومت سے دنیا کی ہر قوم ریزہ چینی کر رہی ہے۔ صاف لفظوں میں اسلامی مساوات کا سورج عہد فاروق میں 22 لاکھ مربع میل تک سکون وطمانیت کی روشنی بانٹتا رہا۔

آج کے عہد کی جمہوری، اشتراکی، شورائی اور سرمایہ دارانہ حکومتوں کی اصلاحات، قواعد وضوابط، طرز ہائے زندگی، ہر ہر شعبے اور ہر ہر سوسائٹی کا موازنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور سے کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ محمدی شریعت کو چند ہی سالوں میں

Scanned with CamScanner

انسانوں کی فلاح کا سب سے آسان اور سہل ترین ذریعہ قرار دینے والے اس خلیفہ نے جو کام 1400 سال قبل کیا تھا سارے طریقے آزمانے کے بعد بھی رعایا پروری کے ان اصولوں تک جدید حکومتیں نہیں پہنچ سکی ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اصلاحات اور کارناموں پر بڑے بڑے فلاسفر اور حکمران سر دھن چکے ہیں، دنیا کا کوئی مؤرخ اور سکالر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اصلاحات کو نظر انداز کئے بغیر سستے انصاف کے حامل اصول رقم نہ کر سکا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عدالتی نظام عصر حاضر کی طرح نہ تھا، انتہائی آسان اور سہل انصاف آپ کی خصوصیات میں ہے، یہاں کسی قسم کی رشوت، سفارش، جھوٹی گواہی، جانبداری اور بے ایمانی کا تصور ہی نہ تھا، خود خلیفہ وقت بھی عدالت کے رو برو پیش ہو کر جواب دینے کا پابند تھا۔

18 ہجری میں نیشا پور، الجزیرہ، 19 ہجری میں قیساریہ، ۲۰ ہجری میں مصر، 21 ہجری میں اسکندریہ اور نہاوند پر اسلام کا پرچم لہرایا گیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دنیا کے تمام مفتوحہ ممالک کا دورہ کیا۔ ہر ہر شہر اور ہر ہر علاقے میں کھلی کچہریاں لگائیں، موقع پر احکامات جاری کئے، حکمرانوں کے دروازے پر دربان مقرر کرنے پر پابندی لگائی، ساری ساری رات بازاروں اور گلیوں کے پہرے دیئے، بھوکوں، پیاسوں، بے خانماؤں اور ضرورت مندوں کے لئے خود چل کر گئے، رعایا کے ہر طبقے کی ضروریات کی تکمیل کیلئے رات اور دن کا آرام چھوڑ دیا تھا، قحط میں آپ نے گھی اور زیتون ترک کر دیا تھا، آپ کا رنگ سیاہ پڑ گیا تھا، لیکن آپ رعایا پروری اور غریبوں کے دکھ درد میں برابر شریک رہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور اسلامی تاریخ کا درخشندہ اور بے مثال دور ہے، اس عہد کی کہانیاں تمام مذاہب میں ضرب المثل بن گئی ہیں۔ ایڈورڈ گبن، روسو، ویدرک، برنارڈ شا، گاندھی، نہرو، عیسائی، یہودی اور کمیونسٹ، سبھی حکمران آپ کے طرز زندگی، دستور مملکت پر آج تک رطب اللسان ہیں۔

عہد حاضر کا مسلمان دوسروں کے گھروں کے بجھے ہوئے چراغوں سے روشنی مانگتا ہے افسوس! کہ اسے خلافت راشدہ کے چمکتے ہوئے سورج کی کرنیں نظر نہیں آتیں،

Scanned with CamScanner

ہمارے مسلم حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ مملکتوں کی تعمیر و ترقی، فلاح و بہبود اور جدید انکشافات میں دوسرے ممالک کی دوڑ میں شریک ہونے کے لئے غیر مسلم حکمرانوں کے طریقے پر چلنے کی بجائے خلفاء راشدین کی اصلاحات کو مشعل راہ بنائیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کارناموں کو نئی نسل کی ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔

ریڈیو، ٹیلی ویژن پر ان کی خدمات کی ابلاغ کے لئے مستقل شعبے قائم کیے جائیں۔

مسلمانوں کی متاع حیات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کارنامے اور نابغہ روزگار خدمات ہیں، ہم انہیں کے درخشندہ اصولوں کو مشعل بنا کر ہر چیلنج کا جواب دے سکتے ہیں۔

خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف تحریر و تقریر سے نکلنے والی ہر تنقید کو قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے۔ وہ قوم جو اپنے اسلاف کی زندگیوں کو مشعل بناتی ہے، وہ جہاد اور اخلاق کے کسی میدان میں ہزیمت نہیں اٹھا سکتی۔

شہادت

آپ رضی اللہ عنہ کی بے مثال فتوحات سے اہل باطل گھبرا گئے تھے، چنانچہ ایک ایرانی ابولولو فیروز مجوسی کے حملے سے یکم محرم 23 ہجری میں مدینہ منورہ میں آپ رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی اور آپ رضی اللہ عنہ کی تدفین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس میں ہوئی۔

(کنز العمال ص 2 ج 11)

فتح بیت المقدس کا واقعہ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے جب بیت المقدس کا محاصرہ کیا تو علمائے نصاریٰ نے کہا کہ تم لوگ بے فائدہ تکلیف اٹھاتے ہو، تم بیت المقدس کو فتح نہیں کر سکتے، فاتح بیت المقدس کا حلیہ اس کی علامات ہمارے یہاں لکھی ہوئی ہیں، اگر تمہارے امام میں وہ سب باتیں موجود ہیں تو بغیر لڑائی کے ہم بیت المقدس ان کے حوالے کر دیں گے۔ اس واقعہ کی خبر حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دی گئی اور آپ رضی اللہ عنہ بیت المقدس تشریف لے گئے۔ یہ واقعہ تاریخ عالم میں ہمیشہ زریں حروف میں چمکتا رہے گا کہ حضرت عمر فاروق

رضی اللہ عنہ کا زادِ راہ اس سفر میں جو اور چھوہارے کے سوا کچھ نہ تھا۔ ایک اونٹ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، جس پر آپ رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کا غلام نوبت بہ نوبت سوار ہوتے تھے۔ آپ کے کرتہ میں پیوند لگے ہوئے تھے مسلمان جب آپ رضی اللہ عنہ کی پیشوائی (استقبال) کو آئے اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس حال میں دیکھا تو سب نے اصرار کر کے آپ رضی اللہ عنہ کو عمدہ لباس پہنایا اور ایک گھوڑے پر سوار کیا۔ چند قدم چلنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے نفس پر اس کا برا اثر پڑتا ہے، پھر وہی پیوند لگا ہوا کرتہ پہن لیا اور گھوڑے سے اتر پڑے، رومیوں نے اس عرب و عجم کے فرمانروا، اس روحانی بادشاہ کو جس کے نام سے تمام عالم میں زلزلہ بپا ہوا تھا، دیکھا تو کہا کہ بے شک فاتح بیت المقدس یہی ہیں اور دروازہ آپ کے لئے کھول دیا۔

(از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ازالۃ الخفا مقصد دوم ص ۶۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"میں نے ایک عہد کیا ہے، کیا تم اس پر رضا مند ہوتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اے خلیفہ رسول ﷺ! ہم اس بات پر راضی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بغیر ہم کسی دوسرے شخص کے حق میں راضی نہیں ہوں گے"۔

(اسد الغابہ جلد ۴، الصواعق المحرقہ ص ۳، الریاض النضرۃ جلد ۲ ص 88)

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسلمین ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کی سب اصحاب رضی اللہ عنہم بشمول سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بھی بیعت فرمائی۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"پس مسلمانوں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تو میں نے بھی مسلمانوں کے ساتھ ان کی بیعت کی۔ پس جب وہ جہاد کے لئے مجھے کہتے تو میں جہاد میں شریک ہوتا۔ جب وہ مجھے عطایا و ہدایا دیتے تو میں قبول کرتا۔ پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

Scanned with CamScanner

(آخری وقت میں) عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں اشارہ کیا اور اس معاملہ میں انہوں نے کوئی کوتاہی نہیں کی۔ پس مسلمانوں نے عمرؓ کی بیعت کی میں نے بھی مسلمانوں کے ساتھ عمر کی بیعت کی جب وہ غزوات میں مجھے طلب کرتے تو میں ان کا شریک کار ہوتا اور عطیات وغنائم وغیرہ جب وہ مجھے عنایت کرتے تو میں ان کو قبول کرتا"۔

(کنز العمال جلد 6 ص 82)

علمائے اہلسنت کی ان کتابوں اور ان حقائق سے شیعہ متفق نہ ہوں تو ان کی تسلی کے لئے شیعہ مجتہد شیخ ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی (460ھ) کا قول درج کیا جاتا ہے، ملاحظہ فرمایئے!

"فبايعتم ابابكر وعدتم عنى فبايعت ابابكر كما با يعتموه...... فبايعت عمر كما بايعتموه...... فوفيت له ببيعته حتى لما قتل جعلنى سادس ستة فد خلت حيث ادخلنى.

(امام شیخ طوسی جلد ثانی ص 121 طبع نجف اشرف عراق)

"جس طرح تم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اسی طرح میں نے بھی ان سے بیعت کی...... پھر جس طرح تم نے عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی میں نے بھی اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور اس بیعت کے حقوق کو میں نے پورا کیا حتیٰ کہ جب عمر پر قاتلانہ حملہ ہوا تو عمر نے مجھے چھ آدمیوں (کی سب کمیٹی) میں ایک ممبر قرار دے کر شامل کیا اور میں نے شامل ہونا قبول کیا"۔

(رحماء بینہم حصہ دوم ص 57)

شیعہ حضرات کی اس روایت کے پیش نظر، یہی کہا جاسکتا ہے کہ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین بدل وجان تسلیم کیا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ شیعہ مجتہدین نے انہیں تقیہ کی سیاہ چادر اوڑھا کر اپنے ہی پیشوا کی تعلیمات کا مذاق اڑایا۔

اسلام میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مقام

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چالیس ویں نمبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے، آپ کی بہادری اور ناموری پہلے سے عرب میں مسلم تھی لیکن جب آپ اسلام

کی خلعت سے آراستہ ہوئے تو آنحضرت ﷺ سمیت تمام مسلمان خوشی سے نڈھال ہو گئے۔

آپ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق کو جاری کر دیا ہے"

دوسری حدیث میں فرمایا:

"اگر میرے بعد نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو عمر نبی ہوتے"۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

"عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دل آئینہ شفاف کی مانند روشن تھا، آپ کے افکار و خیالات میں حقیقت کا عکس نظر آتا تھا اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن کی ستائیس (27) آیات ایسی ہیں جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق نازل ہوئی ہیں"۔

(ازالۃ الخفاء)

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ عہد نبوی ﷺ میں ہر موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ رہے، مدنی زندگی میں آپ ﷺ کی رفاقت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے 27 جنگوں میں شرکت فرمائی۔ آنحضرت ﷺ سے گہری عقیدت اور محبت کی وجہ سے اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے نکاح میں دی۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں دو سال تک آپ رضی اللہ عنہ نے بطور مشیر اور خصوصی وزیر کے کام کیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت رائے عامہ اور اسلام کی تعمیر و ترقی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جب آپ کو خلیفہ نامزد کیا تو آپ اس اعتماد پر پورے اترے اور خلافت کا منصب سنبھالنے کے بعد آپ نے دس سال چھ ماہ بارہ دن تک 22 لاکھ مربع میل پر عدل و انصاف کا مینہ برسایا۔

Scanned with CamScanner

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور حکومت

خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور سادہ نفسی، عاجزی اور فروتنی کا زندہ جاوید نمونہ تھا۔ آپ کا سیکرٹریٹ مسجد نبوی تھا، یہیں سے قیصر و کسریٰ کے زیر وزبر کرنے اور دنیا بھر میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے فیصلے صادر ہوتے تھے۔

22 جمادی الثانی 13 ہجری کو آپ رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت سنبھالا، جس کمال قوت اور حسن سیاست سے آپ رضی اللہ عنہ نے خلافت کی مسند کو رونق بخشی اس کی نظیر نہیں ملتی۔

اہم فتوحات

☆ ....14 ہجری میں دمشق، بصرہ، بعلبک کے علاقے فتح کیے اسی سال آپ رضی اللہ عنہ نے پوری امت کو تراویح کی نماز پر جمع کیا۔

☆ ....15 ہجری میں شرق اردن، یرموک اور قادسیہ کے عظیم الشان معرکے ہوئے، اسی سال آپ نے کوفہ شہر کی بنیاد ڈالی۔

☆ ....16 ہجری میں اہواز، مدائن اور ایران کے کئی علاقوں پر اسلام کا پرچم لہرایا گیا، اسی سال عراق اسلامی حکومت میں شامل ہوا۔

☆ ....16 ہجری اواخر میں تکریت، انطاکیہ، حلب کی فتوحات کے بعد بغیر جنگ بیت المقدس قبضہ میں آیا، اسی سال حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مشورے سے سن ہجری کا آغاز کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت یا وفات کی بجائے مسلمانوں کی فتوحات اور وسعت کا باعث بننے والے واقعہ ہجرت سے اسلام کے نئے سال کا آغاز کر کے تاریخ ساز کارنامہ سرانجام دیا۔ محرم الحرام سے آپ رضی اللہ عنہ نے اسلامی سال کا آغاز کیا، اسی ماہ کی یکم کو شہید ہو کر نئے سال کا آغاز ہی قربانی اور جذبہ سے کیا۔

☆ ....17 ہجری میں ملک حجاز پر قحط پڑا، آپ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور ہم تمام لوگوں کے بزرگ ہیں بارش کے

Scanned with CamScanner

لئے دعا فرمائیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی۔

''اے اللہ! سفید ریش انسان تیرے دروازے پر حاضر ہے، اس کی اس قرابت کی وجہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجھے حاصل ہے اس کے وسیلے سے بارش نصیب کر''۔ (مستدرک حاکم ص334 ج3)

دفعتاً جبل سلع کی پشت سے موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ادب واحترام

سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس کے بعد آپ کو ہمیشہ یا امیر المومنین کہہ کر مخاطب ہوتے تھے۔ تاکہ بعد میں آنے والے کو کسی طرح کی بھی بدگمانی پھیلانے کا موقع نہ ملے ادب واحترام کی اس کیفیت کو شارح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید شیعی (656ھ) کی زبانی سنئے!

''(حضرت) علی رضی اللہ عنہ (حضرت) عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس وقت سے جب وہ خلیفہ ہوئے، ان کی کنیت سے مخاطب نہیں کرتے تھے بلکہ امیر المومنین کہہ کر خطاب کرتے تھے اور یہ بات اسی طرح کتب حدیث وکتب سیر وتاریخ میں بیان ہوئی ہے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد2 ص654)

دوستانہ ذمہ داری:

ادب و احترام کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ہمیشہ بھلائی چاہی ہے، آپ کی دنیوی اور اخروی زندگی کو بہتر اور اچھی دیکھنے کے آرزومند رہتے تھے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ (182ھ) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (150) سے نقل فرماتے ہیں کہ:

''جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ازراہ ترغیب وتلقین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر آپ اپنے سابق خلیفہ کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں تو اپنی قمیض کو پیوند لگایئے اور جوتے وموزے کو پیوند لگایئے۔ دنیوی امیدیں کم کر دیجئے اور سیر ہو کر نہ کھایئے''۔

(کنز العمال جلد8 ص219 کتاب الخراج ص15 مصر)

Scanned with CamScanner

یہ ایک دوستانہ احساس تھا۔ آپ اس امر کو اپنی ذمہ داری سمجھتے تھے کہ اپنے دوستوں کی آخرت کو بہتر اور عمدہ بنانے کے لئے جو جو تجاویز ہوں وہ پیش کر دی جائیں۔ اگر دوستوں کی بھلائی نہ چاہے تو گویا اس نے حق دوستی ہی ادا نہ کیا، اس لئے آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیشہ اس کا اہتمام کیا تھا۔ تاریخ یعقوبی کا مصنف احمد بن ابی یعقوب بن جعفر الکاتب العباسی شیعی (202ھ) بھی اسی قسم کا ایک واقعہ لکھتا ہے کہ:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ، یہ تین چیزیں اگر آپ محفوظ کر لیں اور ان پر عمل درآمد کریں تو یہ آپ کے لئے دیگر اشیاء سے کفایت کریں گی اور چیزوں کی حاجت نہ رہے گی اور اگر آپ ان کو ترک کر دیں گے تو ان کے سوا آپ کو کوئی چیز نفع نہ دے گی''۔

اس وقت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیان کیجئے:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک تو قریب و بعید سب لوگوں پر اللہ کی حدود کے قوانین جاری کیجئے! دوسرا یہ کہ کتاب اللہ کے موافق رضا مندی اور ناراضگی دونوں حالتوں میں یکساں حکم لگائیے۔ تیسرا یہ کہ سیاہ و سفید ہر قسم کے آدمیوں میں حق وانصاف کے ساتھ تقسیم کیجئے۔

یہ کلام سننے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ، مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مختصر کلام کیا مگر ابلاغ تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے''۔

(تاریخ یعقوبی شیعی جلد 2 ص 208، رحماء بینھم حصہ دوم ص 126)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مابین بے پناہ محبت و مودت تھی اور ایک دوسرے کی آخرت کو اچھی دیکھنے کے خواہش مند رہتے تھے، ایک دوسرے کو نصیحت کیا کرتے تھے۔ اگر خدانخواستہ ان کے درمیان وہ بات ہوئی جو شیعہ مجتہدوں نے اور ان کے پیشوا خمینی نے پھیلا رکھی ہے، تو بتلایئے ایسے ''کلمات مرتضیٰ'' کہاں ہوتے نصیحت کرنا اور بھلائی چاہنا اس امر کا شاہد ہے

Scanned with CamScanner

کہ دونوں ایک دوسرے کے گہرے محبّ تھے۔

بے تکلفانہ روابط

دوستی کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے کندھا ملا کر چلیں، ایک دوسرے کا ہاتھ تھامیں ،ایک دوسرے کو محبت بھری نظر سے دیکھیں، ایک دوسرے کی بھلائی چاہیں، ایک دوسرے کی خوشی میں، غمی میں شامل ہوں۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بے تکلفانہ روابط کی ایک روایت ملاحظہ فرمائیے:

> ''ایک مرتبہ قیس بن سعد بن عبادہ حصول علم و اخلاق کے لئے مدینہ منورہ پہنچے ایک شخص کو دیکھا کہ چادروں میں ملبوس ہے، سر پر زلفیں ہیں۔ (دوستوں کی طرح) عمر کے کندھا مبارک پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں''۔
>
> (تذکرۃ الحفاظ للذہبی جلد 1 ص 21)

اگر شیعہ کی اس روایت سے کہ وہ ایک دوسرے کے پکے دشمن اور ان کے درمیان گہری عداوت تھی (معاذ اللہ) اس سے اتفاق کرلیا جائے تو بتلایئے کیا یہ محبانہ ادائیں ہوتیں؟ ان اداؤں کا ہونا اس امر کا واضح قرینہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے گہرے دوست تھے۔

(از کتاب رحماء بینہم ج2)

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner